السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ امام شعبہ فرماتے تھے:

کان ابو ہریرۃ یدلس'' یعنی ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)تدلیس کرتے تھے۔''

(سیر اعلام النبلاء (۶۰۸/۲ ت۱۲۶) البدایہ والنہایہ لابن کثیر (۱۱۲/۸ اقال: ذکرہ ابن عساکر) دفاع عن ابی ہریرہ (ص۱۲۵ تصنیف: عبدالمنعم صالح العلی العزی) الانوار الکاشفہ (۱۶۳ تصنیف: عبدالرحمن بن یحییٰ المعلمی

یہی قول ماہنامہ ''دعوت اہل حدیث'' ج۴ شمارہ: ۳، رجب ۱۴۲۵ھ بمطابق ستمبر ۲۰۰۴ء میں ص۱۸ پر بغیر کسی قوی رد کے نقل کیا گیا ہے۔ کیا یہ قول امام شعبہ سے باسند صحیح ثابت ہے؟ تحقیق کرکے جواب دیں اور توضیح الاحکام میں بھی شائع کردیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ قول تاریخ دمشق لابن عساکر میں درج ذیل سند کے ساتھ موجود ہے:

(اخبرنا ابوالقاسم بنا لسمرقندی: انا ابو القاسم بن مسعدۃ: انا حمزۃ بن یوسف: انا ابواحمد: انا الحسن بن عثمان التستری: ناسلمۃ بن حبیب قال: سمعت یزید بن ہارون قال: سمعت شعبۃ یقول: ابوہریرۃ یدلس'' (ج ۷۱ص ۲۶۶''

اس روایت میں ابواحمد سے مراد امام عبداللہ بن عدی الجرجانی ہیں اور یہ روایت ان کی کتاب الکامل فی ضعفاء الرجال میں درج ذیل سند کے ساتھ موجود ہے:

(اخبرنا الحسن بن عثمان التستری: ناسلمۃ بن شبیب قال: سمعت شعبۃ یقول: ابوہریرۃ کان یدلس'' (ج ا ص ۸۱''

ان دونوں روایتوں کو ملانے سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(۱ تاریخ دمشق میں ''سلمہ بن حبیب'' کا نام غلط چھپ گیا ہے۔

اور صحیح ''سلمۃ بن شبیب'' ہی ہے جیسا کہ الکامل لابن عدی میں لکھا ہوا ہے۔ تہذیب الکمال للمزی میں سلمہ بن شبیب کے استادوں میں یزید بن ہارون، اور یزید بن ہارون کے شاگردوں میں سلمہ بن شبیب ہی مذکور ہے۔

(۲ کامل ابن عدی میں ناسخ یا ناشر کی غلطی سے سلمہ بن شبیب اور شعبہ کے درمیان یزید بن ہارون کا واسطہ گر گیا ہے۔ شعبہ کے شاگردوں میں سلمہ بن شبیب کا نام و نشان نہیں ہے اور نہ سلمہ کی شعبہ سے ملاقات کا کہیں ثبوت ہے۔ یہ دونوں سندیں حقیقت میں ایک ہی سند ہے اور اس کا بنیادی راوی الحسن بن عثمان التستری بڑا جھوٹا (کذاب) اور سارق (چور) ہے۔ امام ابن عدی نے اس التستری کے بارے میں فرمایا: ''کان عندی یضع ویسرق حدیث الناس، سالت عبدان الاہوازی عنہ فقال: ہو کذاب''

(وہ میرے نزدیک حدیثیں گھڑتا تھا اور لوگوں کی احادیث چوری کرتا تھا۔ میں نے عبدان الاہوازی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: وہ کذاب (جھوٹا) ہے۔ (الکامل ج ۲ ص ۷۵۶

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص342

محدث فتویٰ